© rasailojaraid.com

بیادِ امیرِ شریعت

پروفیسر خالد شبیر احمد

درسِ جنوں وہ دے جو رشکِ قمر گیا
دو دن کی زندگی میں وہ کیا کیا نہ کر گیا

بجلی تھی رعد تھی کہ کرن آفتاب کی
ہر موئے تن کو میرے جو روشن سا کر گیا

آیا تو شوق میرا بھی لطف آشنا ہوا
وہ کیا گیا کہ دل کو ہی پتھر سا کر گیا

قبضہ ہے اس کا آج بھی میرے شعور پر
کیا خوب تھا وہ شخص کہ دل میں اتر گیا

میں معترف ہوں آج بھی اس کی ہی ذات کا
جس کا جنون و عشق میں ذکر اوج پر گیا

اس کے خلوص و مہر میں کیا خوب تھی کشش
ہر ایک دل میں اپنا بنا کر وہ گھر گیا

یہ بھی ہے اس کی نظرِ کرم کا ہی سلسلہ
عزم و جنوں کا ولولہ جو دل میں بھر گیا

ہے اس سے میرا واسطہ اک لازوال سا
جس کا پیام لے کے میں ہر اک نگر گیا

قدموں پہ جس کے سرنگوں تھا قادیانی کفر
جرأت سے اپنی ان کو وہ مرعوب کر گیا

”صَر صَر کی چوٹ کھا کے صبا ختم ہوگئی“
جھونکا تھا دلربا سا جو آیا گزر گیا

چشمِ فرنگ خیرہ ہوئی جس کے نور سے
اُس کا جنوں تھا رختِ سفر کام کر گیا

آیا تو ساری قوم تھی ظلمت میں غوطہ زن
لے کر وہی تو قوم کو سوئے سحر گیا

ہر لب پہ اس کے نغمے ہیں جو آج بھی سجے
پھر کیوں کہیں کہ رائیگاں اس کا سفر گیا؟

وہ شہپر شعور تھا وہ شوکتِ جنوں
کس اوج پہ اس شخص کا ذوق نظر گیا

اس جیسا کوئی دیکھا نہ بعد اس کے کوئی اور
قطرے کو موج، موج کو قلزم سا کر گیا

آنکھیں ہیں میری اب بھی جدائی میں اشکبار
مرقد پہ اُس کے جب گیا با چشمِ تر گیا

عشق و جنوں کے قافلے اس سمت چل پڑے
اس صف شکن کا تذکرہ خالدؔ جدھر گیا

© rasailojaraid.com